جناب علیم ناصری

جب بنا لینگے وطن کو خطۂ توحید ہم

ہم کو ارضِ ہند میں بھی بارہا آئی ہے عید — واں بھی پیغامِ مسرت بارہا لائی ہے عید
واں بھی حاصل تھے ہمیں کمخواب و اطلس کے لباس — ہم پہ واں پر بھی کبھی طاری نہ تھا خوف و ہراس
ہم وہاں پر بھی کبھی بھوکے نہ سوئے رات کو — اور نہ جھٹلایا کسی نے بھی ہماری بات کو
ہم معزز تھے وہاں بھی ہند کی اقوام میں — بلکہ واں اک دبدبہ سا تھا ہمارے نام میں
واں نشاں اسلام کے تھے چپے چپے پر رقم — تھا وہاں قائم ہماری بادشاہت کا بھرم
سات صدیوں تک جہاں سکہ ہمارا تھا رواں — آج بھی موجود ہیں اس جاہ و شوکت کے نشاں
کج روی اپنی مگر ان عظمتوں کو کھا گئی — کم نگاہی سے وہاں ہم پر غلامی چھا گئی
ہو گئے ماضی وہاں ہم غیر کے آئین پر — ابتلا کا دور تھا یہ بھی ہمارے دین پر
غیر کا آئین کیا تھا جبر کا دستور تھا — یہ غلامی کا جوا تھا ہم کو نامنظور تھا
کی بغاوت ہم نے اس افرنگ کے دستور سے — اور کیا انکار ہندو قوم کے منشور سے
ڈھونڈنے آئے یہاں ہم شوکتِ اسلام کو — توڑ کر نکلے تھے ہم ہندو کے سب اصنام کو
واسطہ لیکن یہاں پھر آپڑا اصنام سے — قوم اپنی دور تر ہوتی گئی اسلام سے
بارہا توڑے ہیں گو آکر یہاں ہم نے صنم — نت نئے بہروپ میں ہوتے ہیں یہ پھر بھی بہم
سخت جاں ہندیوں سے "اہلِ ایماں" کے صنم — توڑنے کی ان کو کھا رکھی ہے ہم نے بھی قسم
ہم بحمد اللہ ہمت ہارنے والے نہیں، — ہم موحد ہیں شریعت کی امانت کے امیں
ہر صنم سے ہم کریں گے آخری دم تک جہاد — تا فرو ہو جائے یہاں سے کفر و باطل کا فساد

جب بنالیں گے وطن کو خطۂ توحید ہم
پھر منائیں گے خوشی کے ساتھ جشنِ عید ہم